انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک و پاکستان کے تعاون سے آنکھوں کے امراض میں مبتلا

1300 مریضوں کی بینائی بحال ہو چکی ہے

حکومت جگہ فراہم کرے غریب لوگوں کیلئے مفت ہسپتال بنانا چاہتا ہوں، حاجی محمد اقبال

میگزین رپورٹ

ایک انسان کا دوسرے سے ہمیشہ مسابقت پر رہتی ہے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا لا متناہی سلسلہ ہے۔ جس کی منزل کوئی نہیں۔ مسابقت چاہے دولت کی ہو، شہرت کی ہو یا نام کی، اس کو کسی خاص مقام پر قرار نہیں مگر سکون صرف اللہ کی یاد اور انسان کی محبت میں ہے۔ انسان جب اپنی زندگی دوسروں کیلئے وقف کر دیتا ہے تو وہ انسانوں کے ساتھ ساتھ اللہ کے ہاں بھی محبوب ٹھہرتا ہے۔ ایسی ہی ایک محبوب ہستی حاجی محمد اقبال کی ہے، جو انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک و پاکستان دینہ ضلع جہلم کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی غریب اور نادار لوگوں کی آنکھوں کے علاج کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ حاجی محمد اقبال اب تک آنکھوں کے 14

انجینئر اور ایک بیٹا ایڈوائزری کونسل میں مسلمان بچوں کو ایڈوائز کرتا ہے۔ 1996ء میں میں نے نوکری سے پنشن لے لی اور سماجی کاموں کی طرف راغب ہو گیا۔ اگرچہ اس سے پہلے انگلینڈ میں سماجی کاموں، مساجد کی تعمیر وغیرہ میں بھی حصہ لیتا رہا مگر باقاعدہ طور پر سماجی کاموں کی ابتداء 1992ء میں ہوئی اور میں دینہ میں غریب اور مستحق لوگوں کے فری علاج کیلئے بنائی جانے والی تنظیم سے منسلک ہو گیا۔ یہاں تنظیم کے ڈاکٹر صاحب نے ایک ایمبولینس کی ضرورت پر زور دیا۔ میں اس مقصد کیلئے جب ڈنمارک گیا تو وہاں میں نے تنظیم کے حوالے سے علاقائی ریڈیو سے ایمبولینس کی فراہمی کیلئے اعلان کروایا۔ چنانچہ وہاں ایک مہینے کے اندر اندر دو لاکھ روپے اکٹھے ہو گئے، چنانچہ ایک لاکھ 35 ہزار میں ایمبولینس لی گئی اور بقیہ 65 ہزار کی رقم ادویات

فری کیمپوں کا انعقاد کر چکے ہیں۔ حاجی صاحب سے گزشتہ دنوں ان کے فلاحی کاموں کے حوالے سے گفتگو ہوئی جو نذر قارئین ہے۔

وغیرہ پر صرف کی گئی۔ ڈاکٹر طاہر تصیر قریشی آنکھوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر ہیں، انہوں نے اپنی خدمات تنظیم کے حوالے کر رکھی ہیں۔ فری میڈیکل کیمپ میں فی مریض

سال میں دو بار فری میڈیکل کیمپ منعقد ہوتا ہے

سکون صرف اللہ کی یاد اور انسان کی خدمت میں ہے

حاجی محمد اقبال نے بتایا کہ میری پیدائش 1939ء میں دینہ سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں لدھڑ میں ہوئی۔ تلاش معاش کے سلسلہ میں برطانیہ ہجرت کی۔ 1958ء سے 1977ء تک لندن میں کام کرتا رہا۔ 1973ء میں جب ڈنمارک یورپین کونسل کا ممبر بنا تو لندن سے کافی لوگ ڈنمارک چلے گئے کیونکہ وہاں حالات زیادہ سازگار تھے۔ میں بھی ڈنمارک چلا گیا۔ میرے بچے جو لندن میں زیر تعلیم تھے بعد ازاں وہ بھی میرے ساتھ ڈنمارک شفٹ ہو گئے۔ میرے چار بیٹے ہیں، ایک سیکنڈ ٹیوین انجینئر میں جبکہ ایک سول

ہمارا تقریباً ڈیڑھ ہزار خرچ آتا ہے۔ جس میں ادویات سے لے کر عینک تک مریضوں کو مفت دی جاتی ہے۔ اب تک ہمارے 14 کیمپ لگے، جن کے ذریعے تقریباً 13 سو مریضوں کی بینائی بحال ہو چکی ہے۔ ایک کیمپ پر تقریباً 30-25 ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے اور سال میں دو بار یہ فری میڈیکل کیمپ منعقد ہوتا ہے۔ اب تک دینہ، سرائے عالمگیر، ڈومیلی، گوجر خان اور کھاریاں میں فری میڈیکل کیمپ لگائے جا چکے ہیں۔ جن پر تقریباً دس لاکھ سے زیادہ اخراجات آئے ہیں۔ آپریشن پر پانچ سے چھ ہزار فی مریض خرچ آتا ہے۔ یہ تمام رقم جرمنی،

ہمارے ملک میں فلاحی کام کرنے والوں کو بھی شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے

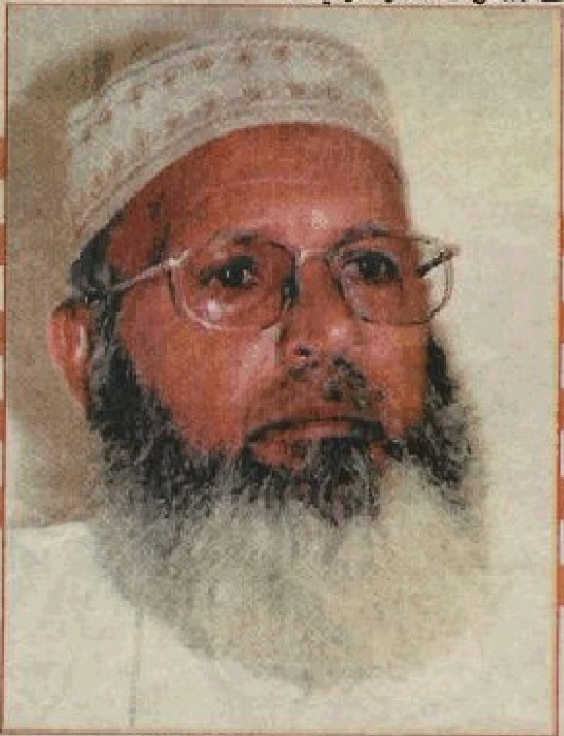

انگلینڈ، ناروے اور ڈنمارک میں مقیم پاکستانی بھیجتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے دستکاری سکول کیلئے 12 سلائی مشینیں بطور تحفہ دیں، جس پر ایک ایک لاکھ 75 ہزار روپے خرچ [illegible] چار لاکھ بطور عطیہ دیئے۔ اس کے علاوہ ہماری تنظیم نے پرائمری ہیلتھ سنٹر دینہ میں آکسیڈنٹل مریضوں کے مفت علاج معالجے کی سہولتیں مہیا کیں۔ حاجی محمد اقبال نے بتایا کہ وہ دینہ میں ایک جدید ہسپتال تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کیلئے اگر انہیں حکومت جگہ الاٹ

کرے تو وہ غریب لوگوں کو مفت علاج کی سہولتیں مہیا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس نیک کام میں انہیں اپنے بچوں کی بھرپور تائید حاصل ہے۔ حاجی محمد اقبال نے بتایا کہ باہر کے ممالک سے ہم ایڈ نہیں لیں گے کیونکہ اگر ان سے امداد لی جائے تو وہ متعلقہ پروگرام میں ڈائریکٹ مداخلت کرتے ہیں۔ نیز بیرونی ممالک انسانیت کی فلاح کیلئے سیاسی حربے کے طور پر ویلفیئر فنڈز دیتے ہیں۔ حاجی محمد اقبال نے بتایا کہ انسانیت کی فلاح کیلئے انہوں نے جو منصوبہ شروع کر رکھا ہے وہ جاری و ساری رہے گا اور اس کام میں انہیں چودھری غلام حسین منگولڑی کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ملک میں فلاحی کام کرنے والوں کو بھی شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ شاید یہ لوگ کوئی سیاسی شہرت بنانا چاہتے ہیں مگر میرا ارادہ صرف اور صرف انسانیت کی خدمت کا ہے، جو کسی بھی مفاد سے بالاتر اور بے لوث ہے۔